o

چار خوشیاں، چار آنسو، زندگی پوری ہوئی
سانس اب جو چل رہی ہے یہ تو مجبوری ہوئی

میری چوکھٹ پر بھی اک تہہ جم گئی ہے گرد کی
تیرے آنگن میں لگی وہ بیل بھی بھوری ہوئی

ہم قدم تھے، ہم خیالی سے کنارہ کش رہے
بیشتر لوگوں کے بیچوں بیچ یوں دوری ہوئی

https://emad-ahmad.com/

تو نہیں بدلا، سمجھ تو صاحبِ اعجاز ہے
میں نہیں بدلا، سمجھ یہ میری معذوری ہوئی

ایک مدت چاکری کی حاصل و مطلوب کی
اختیارِ نفس کھویا ہے تو فغفوری ہوئی

میرے اندر کے شمر سے بھڑ گیا اندر کا حُر
خونِ دل کی بو سے پوری ذات کستوری ہوئی

جسم کی تکلیف پر روتا رہا مدت عماد
روح جب زخمی ہوئی تو اصل رنجوری ہوئی

https://emad-ahmad.com/